اکائی ۲۳: ترجمہ

ترتیب

۲۳-۰ مقاصد
۲۳-۱ دیباچہ
۲۳-۲ ترجمہ کی ضرورت
۲۳-۳ ترجمہ کیا ہے؟
مشق I
۲۳-۴ ترجمے کی دشواریاں اور شرائط
۲۳-۵ ترجمے کی قسمیں
۲۳-۶ ترجمے کی مثالیں
۲۳-۷ ترجموں کی مثالوں پر گفتگو
مشق II
۲۳-۸ ترجمہ کیسے کریں؟
اپنا امتحان خود لیجئے
۲۳-۹ خلاصۂ بحث

جوابات

مزید مطالعے کے لئے

۲۳-۰ مقاصد

اس اکائی کا مقصد:

(i) آپ کو ترجمے کے فن سے واقف کرانا ہے۔ ترجمہ کیا ہے اور کیسے کیا جانا چاہئے اس کے بارے میں کچھ ضروری باتیں ذہن نشیں کرانا ہے۔

(ii) ترجمے کی مختلف قسموں کے بارے میں معلومات فراہم کرنا بھی اس کا مقصد ہے۔

(iii) ترجمے کی مختلف قسموں سے روشناس کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

(iv) ترجمے میں زبان کے استعمال کی مختلف شکلوں کو پیش کیا جائے گا تاکہ پڑھنے والا ترجمے میں زبان کے استعمال سے آگاہ ہو جائے اور

(v) آپ خود ترجمہ کر سکیں اور اچھا ترجمہ کر سکیں۔

۲۳-۱ دیباچہ

دنیا میں مختلف زبان بولنے والے ہیں اور ہر زبان میں معلومات کے نئے ذخیرے سامنے آرہے ہیں ایک زبان کے بولنے والوں اور ایک علاقے کے رہنے والوں

کو دوسری زبان کے سرمایے اور دوسرے علاقے کے علم وفن سے آگاہ ہونے کی برابر ضرورت پیش آتی رہتی ہے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہر شخص ہر علاقے اور ہر ملک کی زبان سیکھ لے اس لئے ترجمے کی ضرورت پیش آتی ہے اور ایک زبان کی چیزوں کو دوسری زبان میں ترجمہ کر کے پیش کرنا پڑتا ہے اس طرح ترجمے کا فن وجود میں آیا ہے۔

۲-۲۳ ترجمے کی ضرورت

انسانوں کی زبان اور تہذیبیں الگ الگ ہیں ان میں بھی بڑی وسعت اور رنگا رنگی ہے۔ شکل وصورت، رنگ ونسل، رہنے سہنے کے طریقے دیکھئے تو آپ کو الگ الگ رنگ نظر آئیں گے۔ مختلف علاقے کے رہنے والوں کی معاشرتی اور سماجی زندگی ایک دوسرے سے الگ ہے۔ اس وجہ سے ہر خطے کی تہذیب بھی الگ ہے تہذیب میں زبانوں کا بھی یہی حال ہے یہ علاقے کی تہذیب بھی الگ الگ ہے زبانیں بھی الگ الگ ہیں۔

مگر یہ بھی درست ہے کہ تہذیبوں اور زبانوں کے الگ الگ ہونے کے باوجود پوری انسانی برادری ایک خاندان کی طرح ہے اور ایک قوم یا ملک پر پڑتا پڑے تو سبھی پر اثر پڑتا ہے۔

اب ہر شخص دنیا کے ہر علاقے کی زبان تو سیکھ

نہیں سکتا اس لئے اگر وہ اپنے علاقوں کے علاوہ دوسرے علاقوں اور ملکوں میں ہونے والی ایجادات، تہذیبی کارناموں اور معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم اپنی زبان میں دوسری زبانوں کی تصانیف کا ترجمہ کریں۔

ترجمہ ہی ایک موثر وسیلہ ہے جس کی بدولت عالمی فکر و تفکر کا اتحاد جنم لیتا ہے۔ انسانی وحدت کا نظریہ فروغ پاتا ہے۔ ذرا آپ ترجمہ کی اہمیت اور اس کی بے کراں خدمت کا اندازہ لگائیے۔ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آج انسانی تہذیب، ادب، مذہب، فلسفہ، سائنسی ایجادات ہماری مشترک وراثت کا درجہ رکھتے ہیں۔ وہ ایجاد کسی کی ہو وہ کتاب کسی نے لکھی ہو، زندگی بخشنے والی دوا کسی نے تیار کی ہو یا کسی بھی ملک میں بنائی گئی ہو تمام انسانوں کے لئے ہوتی ہے۔ انسانوں کا کائناتی احساس اور عالمی وحدت سب ترجموں سے ہی پروان چڑھتے ہیں آپ ترجمے کی اس لافانی اہمیت اور ضرورت کا انکار نہیں کر سکتے۔ ہم آپ گھر بیٹھے یونان، عرب، امریکہ، یورپ کی تہذیبی زندگی اور علمی ذخیروں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ ترجمہ کے کمالات ہیں۔ کہ انسان کا ذہن محدود نہیں رہا اور نہ ایک پہلو تک محدود ہے۔ آپ بھی کبھی پسند نہ کریں گے، کہ آپ کا مطالعہ، علم اور معلومات کسی خاص خانے میں بند ہو۔ دنیا کے ہر علم کو سمیٹنے کی خواہش ہر اچھے انسان کی فطرت ہے۔ علم ہی وہ خزانہ ہے جسے نہ تقسیم کیا جا سکتا ہے اور نہ چور چرا سکتا ہے

اور نہ خرچ کرنے کے بعد اس میں کمی آسکتی ہے۔

۲۳-۳ ترجمہ کیا ہے؟

ترجمہ کا مطلب ہوتا ہے نمائندگی یا ترجمانی مگر عام طور پر ایک زبان میں ادا کیئے ہوئے خیال کو دوسری زبان میں ادا کیئے جانے کو یا کسی خیال کو دوسرے زبان کے لفظوں میں بیان کرنے کو ترجمہ کہا جاتا ہے۔اسے ترجمانی کرنا بھی کہتے ہیں ، اس کو ذرا اور پھیلائیے تو اس کا عام فہم اور رائج مطلب بھی نکلے گا۔یعنی ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا۔ایک زبان سے کسی خیال،جذبے یا کیفیت کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کو ترجمہ کہتے ہیں۔ یہاں بھی آپ دیکھیں گے کہ نمائندگی کی جاتی ہے گویا کسی زبان میں موجود خیال کو جب دوسری زبان جاننے والوں کو سمجھانے کے لئے اسے ان کی زبان میں پیش کیا جاتا ہے تو ترجمہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔اس عمل میں بنیادی مقصد یہ شامل ہے کہ ایک علم، فکر، ایجاد، ادب، تہذیب سے نامانوس لوگوں کو واقف کرایا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں اور اس کے فیض سے محروم نہ رہیں۔اگر ترجمہ نہ ہوتا تو لوگ مذہبی کتابوں کے مفہوم، خیام کی شاعری، شکسپیر کے ڈراموں، ارسطو کا فلسفہ، نیوٹن کے ایجادات

اور روسی خلاباز کے آسمانی سفر سے بے خبر رہتے۔ یہ دین صرف ترجمہ کی ہے کہ آج ہمارا علم بے حد وسیع ہے اور دنیا جہان کی خبر رکھتے ہیں۔ آپ نے بھی بہت سے ترجمے پڑھے ہوں گے۔ بلکہ یاد ہوگا کہ ترجمہ کی مشق بھی کرائی گئی ہے۔ اور اچھے ترجمے کئے ہیں۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں یا کسی دوسری زبان سے خود اپنی مادری زبان میں یہ ایک اہم خدمت ہے اور اسی سے انسانی خدمت کا تصور بھی پیدا ہوتا ہے۔

اس خدمت کو بجالانا ہم سب کا فرض ہے۔ فرض شناسی کا یہی جذبہ ہے جو مترجم کو اس کام کے لئے آمادہ کرتا رہتا ہے۔ ترجمہ کے مقاصد میں یہ جذبہ بنیادی ہے۔ علم کو پھیلانے اور انسانوں میں عام کرنے کا احساس ترجمہ کا اولین مقصد ہے۔ اس کے علاوہ دوسرا مقصد بھی کم اہم نہیں۔ جسے آپ معلوماتی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی علوم کا حاصل کرنا معلومات جمع کرنا اور انسانی ذہن کو مختلف علوم سے باخبر کرنا۔

تیسرا مقصد تہذیبی ہے۔ کسی تہذیب سے آگہی حاصل کرنا تہذیب میں مذہب، تصورات، علامتیں طرزِ فکر رہن سہن کے طور طریقے غرض آدابِ زندگی کے شعبوں میں شامل ہیں۔ یہ سب ترجمے کے مقاصد میں بھی شامل ہیں۔

آخری مقصد جمالیاتی ہے۔ اس میں ادب وانشا، شعرو فن، حسن وجمال کی کیفیتوں سے لطف لینے کا جذبہ موجود ہوتا ہے۔

مشق I

۱۔ ترجمہ کیوں ضروری ہے؟
۲۔ ترجمہ کو انسانی برادری کی خدمت کیوں کہا جاتا ہے
۳۔ ترجمہ کے لغوی معنی کیا ہیں؟
۴۔ ترجمے کے اہم مقاصد کی نوعیت کیا ہے؟
۵۔ ترجمے کسے کہتے ہیں؟

۲۳-۴ ترجمے کی دشواریاں اور شرائط

دوسرے فرائض کی ادائگی کی طرح ترجمہ نگاری کا فن بھی بہت مشکل اور انتہائی پیچیدہ عمل ہے اور سخت آزمائشی بھی کسی خیال کو ایک زبان سے دوسری زبان میں ہو بہو منتقل کرنا تقریباً ناممکن ہوتا ہے۔ ہر زبان کسی نہ کسی تہذیب سے وابستہ ہوتی ہے۔، الفاظ، اصطلاحات تصورات اس مخصوص تہذیب کی پیداوار ہوتے ہیں جن کا بدل دوسری زبان میں نہیں ملتا۔ پھر سیاق و سباق کی عبارت سے پیدا ہونے والے خیالات، نیاپن، معنی کی گہرائی اظہار کے طریقوں سے اور بھی دشواری پیدا ہوتی ہے۔ مزید یہ کہ محاورات، روزمرہ، تلمیحات، مقامی علامتیں اور استعارے ایک جیسے نہیں مل پاتے۔ یہی وجہ ہے کہ صحیح ترجمہ ایک غیر ممکن عمل ہے۔ ہاں اصل سے بہتر تو ہوسکتا ہے ورنہ عام طور پر کم پایہ ہی ملتا ہے تاریخ و سائنس کا ترجمہ تو آسان ہے مگر مذہبی ادبی

کتابوں کے ترجمے سب سے زیادہ دشوار ہیں۔ شعر و ادب کا صحیح ترجمہ بھی کم مشکل نہیں ہیں۔ یہاں ادبی و شعری پیرایۂ اظہار کو منتقل کرنا نا ممکن ہوتا ہے۔ اس دشواری کے باوجود وہی ترجمہ کامیاب تسلیم کیا جاتا ہے جو اصل روح سے قریب تر ہو خیال اور لفظ کی ہم آہنگی کے ساتھ تاثیر میں فرق نہ پیدا ہو۔

ان دشوار اور آزمایشی مرحلوں سے گزرنے کے لئے کچھ اصول بھی بنائے گئے ہوں۔ یوں تو ہر کتاب کے ترجمے کے لئے نئے مسائل اور نئے تقاضے سامنے آتے ہیں اور ان کو حل کرنے کے لئے دوسرے اصول بھی مدد دیتے ہیں پھر بھی چند عام ضابطے ضروری ہیں۔

اول یہ کہ دونوں زبان سے بھرپور واقفیت ہو جس زبان کا ترجمہ کرنا ہے اور جس زبان میں ترجمہ کرنا ہے۔ ان دونوں زبانوں کے پیرایۂ بیان، لفظوں کے مفہوم اور ادائیگی سے پوری واقفیت ضروری ہے۔

دوسرے یہ کہ ان دونوں تہذیبوں سے واقفیت ہو۔ اس لئے کہ زبان کے علاوہ تہذیبی مزاج بڑی اہمیت رکھتی ہیں۔ ان میں تاریخی و تہذیبی واقعات، طرز فکر اور طرز احساس کو بڑا دخل ہوتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اس موضوع سے متعلق بھرپور علم حاصل ہو۔ ورنہ صحیح ترجمہ نہیں ہو سکے گا۔ چوتھی شرط یہ ہے کہ اس نفسِ موضوع اور پیرایۂ اظہار کو ذہن میں اس طرح بسا یا جائے۔ اس کے بعد وہ ترجمہ یقیناً کام یاب ترجمہ کہلائے گا۔

۲۳-۵ ترجمے کی قسمیں

ترجمہ کے طور طریقوں میں کئی قسمیں دیکھنے میں آتی ہیں۔ عام طور پر چار قسم کے ترجمے ہوتے ہیں۔

پہلا طریقہ تو لفظی ترجمے کا ہے۔ یہ طریقہ تو عام ہے اور شاید آپ کو بھی پسند ہو۔ اس میں ہم معنی لفظوں کے سہارے ترجمہ کیا جاتا ہے۔ مفہوم بھی ادا ہو جاتا ہے اردو میں لفظی ترجموں کی کثرت ہے۔

دوسرا طریقہ بھی سن لیجئے۔ جب خیال یا نفس مضمون کو دوسری زبان میں موزوں الفاظ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو اسے **آزاد** ترجمہ کہتے ہیں۔ اس میں خیال کو زیادہ اہمیت دی جاتی ہے۔ الفاظ اور اسلوب کو کہ خیال کی پیروی لازمی ہوتی ہے۔ پیرایۂ اظہار یا الفاظ کی نہیں۔ یہاں مترجم اپنے لفظوں میں نفس مفہوم کو الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ پیش کرنے کا حق رکھتا ہے ادبی فن پاروں کے ترجموں میں تخلیقی عمل کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ اصل خیال یا اس کی روح کو ترجمہ کرنے والا اپنے لفظوں میں بیان کرتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے تخلیقی ترجمہ کہتے ہیں۔ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ترجمہ اثر سے خالی ہوتا ہے اور اس میں تخلیقی عمل کا خون ہوتا ہے۔ اس لئے اصل فن پارے کے اثر کو قایم رکھنے کے لئے تخلیقی ترجمہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ اس میں بہت سے کامیاب

ترجمے ملتے ہیں۔ اقبال کی کئی نظمیں انگریزی نظموں کا منظوم ترجمہ ہیں اور تخلیقی ترجمہ میں بچے کی دعا، جو سب سے زیادہ مقبول ہے وہ METILDA BETHAM کی نظم کا تخلیقی ترجمہ ہے۔ متن آگے آئے گا۔ اس کے علاوہ ایک مکڑا اور مکھی، ایک پہاڑ اور گلہری، ایک گائے اور بکری، پیامِ صبح ہمدردی وغیرہ نظمیں اسی زمرے میں آتی ہیں۔ اردو میں اس طرح کی سیکڑوں نظمیں موجود ہیں۔ یوں تو اردو کا وجود ہی فارسی تراجم سے شروع ہوتا ہے۔ مثنویوں کا بڑا ذخیرہ تراجم پر ہی مشتمل ہے۔ لیکن دکن کی مثنویوں کا حصّہ نثری داستانیں فورٹ ولیم کالج کی خدمات سے لے کر موجودہ دور تک ہزاروں کتابیں ترجموں پر مشتمل ہیں ترجمہ کا ذخیرہ دنیا کی ترقی یافتہ ادبیات میں شمار کیا جاتا ہے۔

ترجمہ کا ایک اور انداز بھی ہے۔ جو کم رائج ہے یا کم پسند کیا جاتا ہے۔ اسے تشریحی ترجمہ کہہ سکتے ہیں اس کا تعلق تشریح سے زیادہ ہے ترجمہ سے بہت کم پھر بھی بعض مشکل الفاظ یا اس میں موجود مفہوم جب ہم معنی لفظ سے ادا نہیں ہو پاتا تو تشریحاتی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ اکثر اظہار خیال کرتے وقت جب آپ کو صحیح لفظ نہیں ملتا تو آپ مفہوم کی ادائیگی کے لئے وضاحتی اندازِ بیان اختیار کرتے ہیں یہی صورت اس طریقہ' اظہار میں بھی ملتی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ ترجمہ ایک ناقص فن ہے۔ مگر جب اسے تخلیقی عمل میں جذب کر کے دوسری تخلیق کو جنم دے

تو یہ بذات خود ایک تخلیق کا درجہ اختیار کر لیتا ہے۔ اگرچہ یہ مرحلہ بڑا مشکل ہوتا ہے۔ تاہم ہمارے ادب میں اس کی اچھی اور کافی مثالیں ملتی ہیں۔

ترجمہ کی چار قسمیں آپ کے سامنے آئیں۔ اور ان کی وضاحت بھی آپ نے پڑھی آیئے ان کی مثالیں بھی دیکھیں آپ کو انھیں غور سے پڑھنا چاہیئے۔ تاکہ یہ دل نشین ہوسکیں اور آپ کے اندر ترجمہ کرنے کی صلاحیت پیدا ہو

۲۳-۶ ترجمے کی مثالیں

آپ کے مطالعہ کے لئے یہ اقتباسات پیش کئے جارہے اور اس میں دو پہلو شامل ہے۔ آپ متن سے روشناس ہوں۔ خیال اور الفاظ کے آپسی ربط کو توجہ سے دیکھیں۔ دوسرے ترجمے کی مختلف کیفیات اور صورتوں کا آپ خود اندازہ لگائیں۔ مثلاً حسب ذیل ٹکڑے لفظی ترجمے کی مثال پیش کرتے ہیں۔ یہ ٹکڑے اقبال کی ڈائری Stray Reflections سے لئے گئے ہیں۔

The Conquest of Persia

If you ask me what is the most important event in the history of Islam, I shall say without any hesitation: "The Conquest of Persia". The battle of Nehawand gave the Arabs not only a beautiful country, but also an ancient civilization; or, more properly, a people who could make a new civilization with the Semitic and the aryan material. Our Muslim Civilization is a product of the cross-fertilisation of the Semitic and the Aryan ideas. It is a child who inherits the softness and refinement of his Aryan mother and the sterling character of his Semitic father. But for the Conquest of Persia the civilization of Islam would have been one-sided. The Conquest of Persia gave us what the Conquest of Greece gave to the Romans.

اس انگریزی اقتباس کا لفظی ترجمہ دیکھئے۔

فتح فارس

"اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ تاریخ اسلام کا کون سا اہم ترین واقعہ ہے؟ تو میں بلا کسی تامل کہوں گا کہ فتح فارس نہاوند کی جنگ نے عربوں کو صرف ایک خوب صورت ملک ہی نہیں دیا بلکہ ایک قدیم تہذیب بھی دی۔ یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ایک ایسی قوم جو سامی اور آریائی سرمایہ سے ایک نئی تہذیب کو پروان چڑھا سکی۔ ہماری مسلم تہذیب سامی اور آریائی تصورات کی باہمی ربط وضبط کی پیداوار ہے۔ یہ وہ نو مولود ہے جسے اپنی آریائی ماں کی نرمی اور لطافت اور سامی باپ کا خالص کردار وراثتاً ملا ہے۔ لیکن فتح ایران کے بغیر اسلامی تہذیب یک رخی رہتی۔ فتح ایران نے ہمیں وہی دیا جو فتح یونان نے رومیوں کو دیا تھا۔"

ترجمے کی دوسری مثال

نثر پارے کے لفظی ترجمہ کی مثال پیش کی گئی۔ اب ایک دوسری مثال ملاحظہ ہو۔ جو فارسی اشعار کا لفظی ترجمہ ہے جسے اردو میں شبلی نے (شعر العجم میں) لکھا ہے۔

نرمک نرمک نسیم زیر گلاں میخزد — غنچب ایں می مکد، عارض آں می مزد
سنبلِ ایں می کشد، گردنِ آں می مزد — گہ بہ چمن می چمد، گہ بہ سمن می وزد

گاہ بشاخ درخت، گہ بہ لبِ جوئبار

"یعنی ہلکی ہلکی ہوا آئی، پھولوں میں گھسی۔کسی پھول کا گال چوم لیا، کسی کی ٹھوڑی چوس لی، کسی کے بال کھینچے، کسی کی گردن دانت سے کاٹی۔کیاریوں میں کھیلتے کھیلتے چنبیلی کے پاس پہنچی اور درخت کی ٹہنیوں میں سے ہوتی ہوئی نہر کے کنارے پہنچی۔"

آپ محسوس کریں گے کہ یہ کتنا کامیاب لفظی ترجمہ ہے شعر کو آسان نثر میں منتقل کیا گیا۔مگر شعر کے حسن سے زیادہ حسین نثری ترجمہ ہے۔

ترجمے کی تیسری مثال

اس قسم کے ترجمے کی ایک تیسری مثال ملاحظہ ہو۔ شاعری سے شاعری ہیں۔ انگریزی ادب کی شاہ کار نظم گرے کے مرثیہ کے ابتدائی دو بند دیکھئے

Elegy

Written in a country churchyard

The curfew tolls the knell of parting day,
The lowing herd winds slowly over the lea,
The plowman homeward plods his weary way
And leaves the world to darkness and to me

Now fades the glimmering landscape an the sight
And all the air a solemn stillness holds,
Save, where the beetle wheels his drowning flight
And drowsy tinklings lull the distant folds.

اس نظم کا سب سے کامیاب ترجمہ نظم طبا طبائی نے کیا ہے ابتدائی دو بند کا ترجمہ دیکھیں۔

گورِ غریباں (نظم طبا طبائی)

وداعِ روزِ روشن ہے گجر شام غریباں کا
چراگاہوں سے پلٹے قافلے وہ بے زبانوں کے
قدم گھر کی طرف کس شوق سے اٹھتا ہے دہقاں کا
یہ ویرانہ ہے میں ہوں، اور طائر آشیانوں کے

اندھیرا چھا گیا دنیا نظر سے چھپتی جاتی ہے
جدھر دیکھو اٹھا کر آنکھ ادھر اک ہو کا ہے عالم
مگس لیکن کسی جا بھیرویں بے وقت گاتی ہے
جرس کی دور سے آواز آتی ہے کبھی بیہم

اس نظم کا دوسرا ترجمہ امیر چند بہار کا ہے اسے بھی ملاحظہ کریں۔ دونوں ترجموں کے فرق کو بھی ملحوظ رکھیں

گورِ غریباں امیر چندر بہار

ہوا روپوش جب مہر منور چشم گیتی سے
سکوت شام میں واپس چلے کھیتوں سے چوپائے
مشقت کا تھکا ماندہ ہوا دہقان بھی رخصت
فقط میں رہ گیا ہوں اس جگہ یا ڈوبتے سائے

سیاہی سی فضا میں گھل گئی آہستہ آہستہ
سوادِ شام کا ماحول پر چھایا ہے سناٹا
مگر سنتا ہوں ایسے میں کبھی تو تان بھونرے کی
کبھی بانگِ جرس سے کانپتا ہے دل بیاباں کا

آپ اب تک لفظی ترجموں کے مختلف نمونے دیکھ رہے تھے۔ اب ذرا غور سے آزاد اور تخلیقی ترجمے کی مثال دیکھئے۔ آپ کو ایک نظم یاد ہے یہ نظم اقبال کی ہے اور ان کی مشہور نظموں میں سے ہے۔ بچوں کے لئے ہے اور مختصر بھی ہے اسی لئے اس نظم کا متن اور ترجمہ پیش کیا جارہا ہے۔

بچّے کی دعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری
دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہو جائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اجالا ہو جائے
ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت
زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھکو محبت یارب
ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا
مرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اس راہ پہ چلانا مجھ کو

A CHILD'S HYMN

God make my life a little light,
Within the world to glow,
A little flame that burneth bright,
Wherever I may go.

God make my life a little flower
That giveth joy to all,
Content to bloom in native bower,
Although the place be small.

God make my life a little song
That comforteth the sad,
That helpeth others to be strong
And maketh the singer glad.

God make my life a little staff
Whereon the weak may rest,
That so what health and strength I have
May serve my neighbours best.

God make my life a little hymn
Of tenderness and praise,
Of faith that never waneth dim
In all His wondrous ways.

METILDA BETHAM

۲۴-۷ ترجمے کی مثالوں پر گفتگو

آپ اگر اشعار سے اشعار کا مقابلہ کریں تو محسوس کریں گے کہ ترجمہ میں کتنا فرق ہے۔ بعض مثالیں نئی ہیں جن کا تعلق اصل متن سے نہیں ہے۔ اور بعض اشعار چھوڑ دئے گئے ہیں۔ مثلاً انگریزی نظم کا دوسرا شعر دیکھئے اردو نظم میں نہیں ہے۔ اسی طرح تیسرا شعر بھی ملاحظہ ہو۔ اردو ترجمہ میں نہیں ہے۔ آٹھواں شعر بھی ترجمہ میں نہیں ہے۔ اس کمی کے باوجود یہ نظم بہت ہی کامیاب، مترنم اور شعری حسن سے بھرپور ہے۔ اقبال نے انگریزی متن کے اصل خیال کو لیا اور اسے مشرقی تہذیب اور علامتوں، شعری حسن اور استعاروں سے ترجمہ کو تخلیق کا مقابل بنادیا۔ یہ الفاظ دیکھیں جو مشرقی شاعری میں مستعمل ہیں یعنی اردو فارسی میں۔ جیسے جبینِ شب صبحِ خنداں، بلبلِ رنگیں نوا ظلمِ ظلمتِ شب، شمعِ شبستاں، موذن، اور سورۃ والنور کی معنی خیز تلمیح۔ مزید یہ کہ اقبال نے نظم کو موثر اور خوب صورت بنانے کے لئے کتنے اضافے بھی کئے ہیں۔ جیسے پہلا، تیسرا، چوتھا، پانچواں شعر اصل سے متعلق نہیں ہے۔

آخری مثال تشریحی ترجمہ کی دیکھئے۔ جیسا کہ کہا جاچکا ہے کہ اسے مکمل طور پر براہ راست ترجمہ نہیں کہہ سکتے۔ مگر کسی نہ کسی حد تک اس کا تعلق بھی ترجمہ کے اقسام سے ہے۔ متن میں پوشیدہ مفہوم کی وضاحت کے

لئے یہ طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ شبلی نے فارسی کے حسب ذیل شعر کا ترجمہ اس طرح لکھا ہے۔ جسے وضاحتی ترجمہ کے ذیل میں رکھا جا سکتا ہے۔ یہ ذرا شرح سے مختلف ہے شرح کو ترجمہ نہیں کہہ سکتے اس کا فن علاحدہ ہے اور اس کے تقاضے بھی مختلف ہیں۔

صد بار جنگ کردہ بہ او صلح کردہ ایم
اورا خبر نبودہ ز صلح و جنگِ ما

ہوس پیشہ عاشقوں کو اکثر یہ واردات پیش آتی ہے کہ کسی معشوق سے دل لگاتے ہیں۔ چند روز کے بعد اس کی بے مہریوں اور کج ادائیوں سے تنگ آکر چاہتے ہیں کہ اس کو چھوڑ دیں۔ کسی اور سے دل لگائیں، پھر رک جاتے ہیں کہ ایسا دل فریب معشوق کہاں ہاتھ آئے گا۔ اس طرح آپ ہی آپ روٹھتے اور منتے رہتے ہیں معشوق کو ان واقعات کی خبر تک نہیں ہوتی۔"

مشق ۔ II

ترجمہ سے متعلق آپ کو ضروری معلومات فراہم کی گئیں اور آپ نے یاد بھی کیا ہے۔ اس مطالعہ اور اپنے تجربات کی روشنی میں آپ ان سوالات کے جواب لکھیں۔

۱ ۔ ترجمہ کے کتنے اقسام بیان کئے گئے ہیں؟

۲۔ نظم "Day Break" کا اردو نثر میں ترجمہ کیجئے۔

۳۔ حسب ذیل اقتباس کا انگریزی میں ترجمہ کیجئے۔

کسی نے ایک بڑے تاریخ داں سے پوچھا۔"آپ کی عمر کتنی ہوگی؟" تاریخ داں نے کہا۔"یہی کوئی سات آٹھ ہزار سال کی۔"

اس نے کہا صورت سے تو آپ چالیس برس کے معلوم ہوتے ہیں۔" تاریخ داں نے جواب دیا۔"آپ کا خیال بالکل درست ہے کہ مجھے اس دنیا میں آئے چالیس سال ہی گزرے ہیں لیکن علم نے میری عمر کو اتنا بڑھا دیا ہے کہ آج سے سات آٹھ ہزار برس پہلے کی باتیں مجھے ایسی معلوم ہوتی ہیں گویا میرے سامنے ہو رہی ہیں۔ تمام شاہی دربار، ساری لڑائیاں کتاب کھولتے ہی میرے سامنے آجاتی ہیں۔ ہر زمانے کے مشہور آدمیوں کے نام اور ان کے کام سے واقف ہوں ہر مذہب اور ہر ملک کے بادشاہ کو جانتا ہوں۔ مجھے سبھی شہروں کی سیر یاد ہے۔ مہکتے باغ، تپتے ریگستان دوڑتے گھوڑے میری نظر کے سامنے ہیں برف کے طوفان آتش فشاں پہاڑوں کی ہولناکی، ندیوں کا سیلاب میں دیکھ چکا ہوں۔ کشتی، ریل گاڑی، ہوائی جہاز سے چاند کا سفر سب میری آنکھوں نے دیکھا ہے۔ اب بتاؤ میری عمر کیا ہے؟ تم بھی علم سیکھو گے تو ایسی ہی لمبی عمر پاؤ گے۔"

۴۔ تشریحی یا وضاحتی ترجمہ کسے کہتے ہیں؟

(جوابات آخر میں دیئے گئے ہیں)

۳۔۲۔۸ ترجمہ کیسے کریں

- آپ نے دیکھا ترجمے کے لئے دو زبانوں۔ اور ہو سکے تو دو تہذیبوں سے واقفیت ضروری ہے
- آپ نے یہ بھی دیکھا کہ ہر قسم کے ترجمے کے لئے ایک ہی اصول نہیں ہو سکتے۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ہر تحریر کے ترجمے کے اپنے خاص مسئلے اور خاص تقاضے ہوتے ہیں سائنس کے کسی مضمون کا ترجمہ کرنا ہے تو اس کے مسئلے الگ ہیں کہیں اصطلاحوں کا معاملہ ہے تو کہیں فارموں کا۔ اگر عام صحافتی مضمون کا ترجمہ کرنا ہے تو اس کے مسئلے جداگانہ ہیں اسی طرح کسی افسانے کا معاملہ ہے تو ترجمہ کرنے والے سے مطالبے کچھ اور ہیں اور نظم کا ترجمہ کرنے والے سے کچھ اور۔
- آپ نے یہ بھی دیکھا کہ زبانوں کا اپنا تہذیبی مزاج ان کی قربتیں اور فاصلے ہوتے ہیں ہندی اور اردو قریبی زبانیں ہیں ہندی سے اردو اور اردو سے ہندی میں ترجمہ کرنا دوسری زبانوں کے مقابلے میں آسان ہے۔

یہ سب باتیں جان لینے اور مان لینے کے بعد بھی کیا ترجمہ کرنے والوں کو — اور آپ کو — اس سلسلے میں کوئی صلاح دی جا سکتی ہے۔

جی ہاں۔ شاید چند باتیں تو کہی جا سکتی ہیں۔

پہلی بات ۔ یہ کہ پہلے جس عبارت یا تحریر یا کتاب کا ترجمہ کرنا ہے اسے غور سے پڑھئے ہو سکے تو ایک بار نہیں دو بار پڑھئے اور اس کے مشکل مقامات اور خاص مسئلوں کا اندازہ کر لیجئے۔

دوسری بات ۔ اب اس کا ترجمہ شروع کیجئے کوشش یہ کیجئے کہ جس زبان میں آپ اس کا ترجمہ کر رہے ہیں اس زبان کے مزاج اور جس زبان سے ترجمہ کر رہے ہیں اس کے مزاج کے درمیان کوئی ہم آہنگی پیدا ہو۔ اگر زیادہ دشواریاں پیش آئیں تو وضاحتی نوٹ یا حاشیوں سے مدد لیں۔

تیسری بات ۔ جب ترجمہ کر چکیں تو ایک بار ترجمہ کی ہوئی تحریر یا کتاب کو اس زبان کے پڑھنے والوں کی نظر سے پڑھیں جس میں آپ نے ترجمہ کیا ہے کیا زبان اکھڑی اکھڑی معلوم ہوتی ہے کیا اس زبان کے پڑھنے والوں کے لئے وہ تحریر رواں، شستہ اور دلچسپ ہے یا نہیں۔ ظاہر ہے اس میں مکمل طور پر تو کامیابی حاصل نہیں ہو گی لیکن اتنا تو ہو کہ یہ زبان بے جوڑ معلوم نہ ہو اور اصل عبارت کے مفہوم اور کیفیت کو ادا کر سکتی ہو۔

بس یہی چند باتیں موٹے طور پر دھیان میں رکھنے کی ہیں آگے اپنی اپنی مشق، محنت اور ذوق کی بات ہے۔ اصل سے مطابقت۔ روانی۔ شستگی اور ربط کلام اچھے ترجمے کی

پہچان ہیں۔

اپنا امتحان خود لیجئے I

۱۔ God make my life a little light کا ترجمہ اقبال نے بچے کی دعا میں کس طرح کیا ہے؟

۲۔ The curfew tolls 'the knell of parting day' کا ترجمہ طباطبائی اور امیر چند بہار نے کن لفظوں میں کیا ہے اور کس کا ترجمہ آپ کے نزدیک بہتر ہے اور کیوں؟

۳۔ آپ کے نزدیک ترجمے میں کن خصوصیات کا ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے؟

۴۔ مترجم کے لئے کونسی باتیں ضروری ہیں؟ ۴-۲۳ کی روشنی میں لکھیں۔

۵۔ خالی جگہیں بھریئے۔

(ا) جب خیال یا نفس ----- کو ---- زبان میں ----- الفاظ کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے تو اسے ----- ترجمہ کہتے ہیں (آزاد۔ مضمون زبان۔ موزوں)۔

(ii) اس خدمت کو ---- لانا ہم سب کا ---- ہے۔ فرض شناسی کا یہی جذبہ ہے جو ---- کو اس کام کے لئے آمادہ کرتا ہے۔ ترجمہ کے ----- میں یہ جذبہ ----- ہے ---- کو پھیلانے اور انسانوں میں ---- کرنے

کا احساس ترجمے کا اولین ـــــ ہے

(عام۔ مقصد۔ علم۔ بنیادی۔ مقاصد۔ بجا۔ مترجم۔ فرض)

(جوابات آخر میں دیئے گئے ہیں)

۲۳۔۹ خلاصۂ بحث

زبان کے آپ نے مختلف روپ دیکھے۔ ترجمہ بھی اس کا ایک روپ ہے اس میں لکھنے والا صرف اپنے دل کی بات نہیں کہتا کسی دوسرے مصنف کے دل کی بات کہتا ہے اور دوسری زبان لکھنے اور پڑھنے والوں کے لئے کہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک نہیں دونوں زبانوں سے آپ کو واقفیت ہو اور دونوں زبانوں میں آپ کے پاس الفاظ کا خاصہ بڑا ذخیرہ موجود ہو اور آپ لفظوں کو ان کے صحیح معنوں میں مناسب ترتیب اور ربط اور روانی کے ساتھ استعمال کر سکیں۔

جوابات

مشق I

(۱) مختلف زبانوں میں بکھرے ہوئے علوم و فنون سے واقفیت کے لئے۔

(۲) کیونکہ یہ علم و فن کی عالمی وراثت کو مختلف قوموں تک

پہنچاتا ہے۔
(۳) نمائندگی ترجمانی
(۴) علمی، معلوماتی، تہذیبی اور جمالیاتی
(۵) ایک زبان سے خیال، جذبے، کیفیت یا معلومات کے بیان کو دوسری زبان میں منتقل کرنا ترجمہ کہلاتا ہے۔

مشق II

۱۔ لفظی۔ آزاد۔ تخلیقی اور تشریحی
۲۔ تشریحی یا وضاحتی ترجمہ وہ ہے جس میں مفہوم کی ادائیگی کے لئے صحیح لفظ نہ ملنے پر اس کی وضاحت کردی جاتی ہے۔

اپنا امتحان خود لیجئے I

۱۔ زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری (اقبال)
۲۔ وداعِ روز روشن ہے گجر شامِ غریباں کا (طباطبائی)
ہوا روپوش جب مہر منور چشمِ گیتی سے (امیر چند بہار)
۳۔ اصل سے مطابقت۔ روانی۔ شستگی۔ ربطِ کلام
۴۔ دونوں زبانوں سے واقفیت۔ متعلقہ علوم پر دسترس۔
بیان پر قدرت
۵۔ (i) مضمون۔ زبان۔ موزوں۔ آزاد
(ii) بجا۔ فرض۔ مترجم۔ مقاصد۔ بنیادی۔ علم۔ عام۔ بمقصد

مزید مطالعے کے لئے۔
ترجمے کا فن مرتبہ قمر رئیس (دہلی یونیورسٹی)